بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوروزہ قومی سیمینار بعنوان

فلسطین اور کشمیر کا مزاحمتی ادب: عصر حاضر کے تناظر میں

(منعقدہ سینٹ ہال، پنجاب یونیورسٹی لاہور، مؤرخہ ۸-۹ اپریل ۲۰۰۹/ ۱۱-۱۲ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ) کی روداد

تحریر: ڈاکٹر محمود الحسن عارف

۱۹۱۷ء میں ...... انگریزی جرنیلوں کی قیادت میں لڑنے والے عرب اور غیر عرب، مسلم اور غیر مسلم فوجیوں کو شاید یہ احساس بھی نہ تھا، کہ القدس الشریف کو فتح کرنے کے لیے، ان کی بندوقوں سے نکلنے والی گولیوں سے کتنا بڑا المیہ جنم لینے والا ہے...... لیکن ...... ایسا ہو کر رہا...... اور انگریز نے ۱۹۱۷ء کے اعلان ''بالفور'' کے ذریعے ...... اس فتح کو...... یہودیوں کی گود میں ڈال دیا اور ہزار ہا سالوں سے آباد فلسطینیوں کی قسمت کا سودا چند لمحوں میں کر دیا۔

یہ المیہ ۱۹۴۸ء میں، اسرائیل کے قیام سے اور بھی بڑھ گیا اور ۱۹۶۷ء اور ۱۹۷۳ء کی جنگوں نے اسے اور بھی بڑھایا...... اور ۱۹۶۹ء میں ...... مسجد اقصیٰ کو آگ لگانے کے واقعہ نے ...... اس سازش کو طشت از بام کر دیا، جو عالمی طاقتوں کے مابین ایک صیہونی ریاست کے قیام اور بیت المقدس کے انہدام کی صورت میں...... شروع ہوئی تھی۔

برصغیر پاک و ہند میں بھی...... فلسطین ہی کی طرح کا...... المیہ...... اس سے بھی زیادہ ...... طویل تاریخ رکھتا ہے...... ''خطہ کشمیر'' جسے بجا طور پر، جنت نظیر کہا جاتا ہے...... برعظیم پاک و ہند میں اسلامی حکومت کے کمزور ہو جانے کے بعد...... ڈاکوؤں اور لٹیروں کے تسلط میں آ گیا...... پنجاب اور ہندوستان پر...... مسلمانوں کی گرفت کمزور ہوتے ہی جہاں پنجاب پر سکھوں کا تسلط قائم ہوا وہاں کشمیر بھی ان کی ترکتازیوں اور چیرہ دستیوں کا نشانہ بن گیا...... تاہم ...... پنجاب کو تو ...... سکھوں کے تسلط سے رہا کرا لیا گیا، مگر حقوق انسانی کے علمبردار انگریزوں نے ...... کشمیر کو مہاراجہ گلاب سنگھ کے ہاتھوں ۷۵ لاکھ روپے میں فروخت کر دیا۔ جس سے

اس خطے میں، ایک کربناک دور کی ابتداء ہوئی اور نام نہاد مہاراجہ اور اس کے بیٹوں نے کشمیر پر ظلم وستم کی انتہا کردی ...... اور پھر ...... انگریزوں ہی کے ایما پر ...... کشمیر کے آخری راجہ نے اس خطے کو دوبارہ بھارتی برہمنوں کے ہاتھوں فروخت کردیا...... اس طرح ...... اس خطے پر مظالم کی انتہا کردی گئی.

جب کسی خطے پر ظلم ہوتا ہے، تو وہاں دوطرح کی مزاحمت شروع ہوجاتی ہے، ایک مزاحمت میدان عمل میں ہوتی ہے جس میں تیر، نیزے اور توپ وتفنگ کا استعمال ہوتا ہے ...... اور دوسری مزاحمت ادب اور شعرا کے محاذ پر ہوتی ہے جو ایسی مزاحمت اور ایسی جنگ کا روپ دھاز لیتی ہے جس میں قلم اور ذہن کا استعمال ہوتا ہے اور اس کے لگائے ہوئے زخم ...... تیر اور تلوار کے زخموں سے زیادہ گہرے ہوتے ہیں.

فلسطین اور کشمیر کے مسئلوں پر جنم لینے والا یہ مزاحمتی ادب ...... ایک شاندار تاریخ رکھتا ہے، اسی نے ...... دونوں محاذوں پر ...... جذبہ جہاد اور جذبہ مقاومت کو زندہ رکھا ہوا ہے ...... یہ ادب اپنی طوالت، اپنی وسعت فکر ونظر، فنی گہرائی، اپنی دردنا کی اور المنا کی، الغرض ہر پہلو سے اپنے اندر ایک انوکھا پن اور ایک منفرد حساسیت رکھتا ہے.

انہی باتوں کو پیش نظر عالمی رابطہ ادب اسلامی، پاکستان نے ...... پنجاب یونیورسٹی کے دو وقیع شعبوں: شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ اور شعبہ عربی ...... اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور کے تعاون سے دو روزہ قومی سیمی نار کا اہتمام کیا ...... یہ دوروزہ سیمی نار ...... سینٹ ہال، علامہ اقبال کیمپس ...... پنجاب یونیورسٹی میں انعقاد پذیر ہوا، جس میں پاکستان بھر سے ...... مندوبین اور مقالہ نگار حضرات نے شرکت کی.

یہ دو روزہ ...... قومی سیمینار (مؤرخہ ۸، ۹ اپریل ۲۰۰۹ء) ...... پانچ نشستوں پر مشتمل تھا ...... نشست اول: مؤرخہ ۸ اپریل ۲۰۰۹ء کو...... صبح ۹ بجے کے بجائے، ۱۰ بجے ...... سینٹ ہال میں شروع ہوئی...... پروفیسر ڈاکٹر مظہر معین، پرنسپل اوری اینٹیل کالج، پنجاب یونیورسٹی لاہور، اس کے صدر، پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم مظہر...... (ڈین کلیہ علوم شرقیہ) ...... اس کے مہمان خصوصی ...... اور معروف کالم نگار اور صحافی علامہ سید اصغر علی کوثر وڑائچ ...... اس کے مہمان اعزاز تھے ...... ڈاکٹر قاری محمد طاہر ...... نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے.

تلاوت قرآن کریم اور نعت بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ...... مولانا حافظ فضل الرحیم کی طرف سے، ڈاکٹر قاری محمد طاہر نے ...... خطبہ استقبالیہ پیش کیا، انہوں نے اس سیمی نار کے انعقاد کا پس منظر اور اس سیمینار کے انعقاد میں شریک شعبوں کا تعارف کروایا اور ...... سیمی نار میں شریک تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا.

ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم المصری نے (جو جامعۃ الازہر میں......شعبہ اردو کے سربراہ ہیں اور اس وقت شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں بطور فارن پروفیسر کام کر رہے ہیں) فلسطین کے مزاحمتی ادب، کا پس منظر بیان کرتے ہوئے، ان تمام حالات کا ذکر کیا، جن حالات میں ......فلسطین میں ...... دنیا کے اس عظیم ترین المیے کی اور یہاں انگریز کی طرف سے یہودیوں کی آبادکاری کی ابتدا ہوئی، انہوں نے بتایا کہ انگریزوں نے تمام اخلاقی، سیاسی اور جمہوری قدروں کو پامال کرتے ہوئے...... یہاں دنیا کے مختلف خطوں میں آباد...... یہودیوں کو بسانے کا فیصلہ کیا اور انہوں نے یہاں صدیوں سے آباد فلسطینیوں پر مظالم کی انتہا کر دی۔ اس کے خلاف مزاحمت ہوئی اور فلسطینیوں نے اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے ......عملی جدوجہد کا آغاز کر دیا...... اس کے ساتھ ہی مزاحمتی ادب کی ابتدا ہوگئی اور ۱۹۲۲ء میں ......ابتدائی مزاحمتی ادب کی مثالیں ملتی ہیں۔ انہوں نے ......فلسطین پر موجود مزاحمتی ادب کو ...... اپنے موضوعات، اپنے فنی تنوع اور اپنے اسلوب نگارش کی بنا پر چار واضح ادوار میں تقسیم کیا اور ہر ایک دور کی ادبی خصوصیات پر روشنی ڈالی.

ڈاکٹر محمود الحسن عارف نے مسئلہ کشمیر پر پیدا ہونے والے مزاحمتی ادب کا تاریخی تجزیہ پیش کرتے ہوئے بتایا، کہ ......مسلمانوں کے تمام بنیادی مسائل ...... انگریزوں کے پیدا کردہ ہیں اور ان کے سازشی ذہنوں نے مسلمانوں کے لیے جو جال تیار کیے ہیں ان کا سلسلہ فلسطین اور بلقان سے شروع ہو کر...... کشمیر تک پھیلا ہوا ہے...... انہوں نے کہا کہ کشمیریوں پر، ان کے موجودہ اور سابق حکمرانوں نے جو مظالم ڈھائے، اس کی دنیا میں کوئی مثال موجود نہیں...... انہوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ مسلمانوں میں مسلمان جابر کے سامنے کلمہ حق کہنا، ان کی روایت رہا ہے، اسی لیے کشمیر پر سکھوں کا قبضہ ہوتے ہی، ان کے خلاف ادبی اور فکری محاذ پر بھی، مزاحمت شروع ہوگئی، چنانچہ پاکستان اور مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر کے اکثر شعرا نے ظلم کے خلاف آواز بلند کی، چنانچہ اس فہرست میں علامہ اقبال، احمد ندیم قاسمی، قیوم نظر، حفیظ جالندھری، جسٹس ہمایوں، خلیفہ عبد الحکیم، جمیل نظامی، عظیم قریشی، شفقت تنویر مرزا، ضیاء الحسن ضیاء، طاؤس بانہالی، قمر قمرازی، عماد الدین سوز آزادی، الطاف قریشی، امین طارق، تحسین جعفری، مقصود جعفری، نذیر انجم، اسرائیل مہجور، صفدر میر، عائشہ مسعود اور دوسرے بیسیوں شعرا شامل ہیں.

انہوں نے بتایا کہ مزاحمتی شاعری میں یوں تو دسیوں موضوعات زیر بحث آئے ہیں، تاہم ان میں ...... کشمیر اور اس کے باشندوں کا حسن و جمال ان کی مظلومیت و بے کسی اور ان کی طرف سے مزاحمت کے موضوعات سب سے نمایاں ہیں...... انہوں نے احمد شمیم کے ان کا اشعار پر گفتگو کو ختم کیا:

کوئی دیکھے تو میرے شہر کے بازاروں میں
رسم شبیر جواں آج بھی ہے

بعدازاں ...... مہمان اعزاز، اور صاحب صدر نے خصوصی کلمات ارشاد فرمائے، آخر میں ڈاکٹر خالق داد ملک نے جملہ حاضرین وسامعین خصوصاً مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا۔

دوسری نشست کا آغاز ٹھیک ۳۰ : ۱۲ پر اسی جگہ ہوا...... نامور ادیب، صحافی اور دانش ور ...... جناب مجیب الرحمٰن شامی نے اس کی صدارت فرمائی، جبکہ محترمہ خالدہ جمیل اور ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم مہمانان خصوصی تھے ...... اس نشست کا موضوع: فلسطین کا مزاحمتی ادب تھا...... تلاوت قرآن حکیم کے بعد ...... مولانا محمد یوسف خان (استاد حدیث جامعہ اشرفیہ لاہور واسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج باغبانپورہ) نے قرآن حکیم اور مزاحمتی ادب کے عنوان پر اپنا مقالہ پیش کیا، انہوں نے کہا، کہ ...... قرآن کریم مسلمانوں کو باطل کے خلاف جہاد کا درس دیتا ہے اور قرآن کریم کے زندۂ وجاوید پیغام کے تحت اور اس کی تعلیمات وہدایات کی روشنی میں مسلمانوں نے نہ صرف تلوار سے جہاد کیا، بلکہ انہوں نے قلم اور دماغ کا بھی استعمال کیا اور دنیا میں باطل قوتوں سے ٹکرانے کے منفرد ادب کی ابتدا کی۔ بعدازاں ڈاکٹر خالق داد ملک نے معروف فلسطینی شاعر...... محمود درویش پر عربی میں اپنا مقالہ پیش کیا، انہوں نے بتایا کہ ''محمود درویش'' کی پوری شاعری مزاحمتی شاعری ہے، اور یہ کہ محمود درویش ایسا فلسطینی شاعر ہے، جس نے ...... تحریک آزادی فلسطین میں جان ڈالی، انہوں نے محمود درویش کی شاعری کی متعدد مثالیں بھی پیش کیں ...... اگلی مقالہ نگار ڈاکٹر تبسم منہاس (سابق استاد کلیہ اللغات والترجمۃ قاہرہ ...... الازہر وموجودہ مدیر شعبہ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ) تھیں، انہوں نے معروف فلسطینی شاعرہ، ''شاعرۃ المقاومۃ فدویٰ طوقان'' کے عنوان پر اپنے خوب صورت انداز میں مقالہ پیش کیا، انہوں نے بتایا، کہ فدوی طوقان ...... ابراہیم طوقان کی بہن تھی، وہ ایسی فلسطینی شاعرہ ہے، جو بذات خود تمام مصائب و آلام سے گزری اور اسرائیلی ...... درندوں نے ...... اس کی اور اس کے خاندان کی زندگی کو طرح طرح سے نشانہ بنایا، اس کے علاوہ شاعرہ ذاتی طور پر، محرومیوں کا شکار رہی، جس کی بنا پر، اس کی شاعری میں بڑا جوش اور بڑی حدت پائی جاتی ہے...... اور انہوں نے فلسطینیوں کی روزمرہ زندگی کی حقیقی معنوں میں عکاسی کی ہے۔ انہوں نے فدویٰ کی شاعری سے چند اقتباسات بھی پیش کیے۔

ڈاکٹر محمد ارشد (مدیر اردو دائرہ معارف اسلامیہ) نے ...... ''مسئلہ فلسطین نومسلم دانش ور علامہ محمد اسد کی تحریروں کے آئینہ میں'' کے عنوان پر اپنا مقالہ پیش کیا، انہوں نے بتایا کہ محمد اسد کا بنیادی طور پر تعلق فلسطین

سے تھا، انہوں نے اسلام قبول کیا...... اور اپنے آس پاس کے ماحول اور معاشرے کو دیکھا، تو وہ اس سے بے حد متاثر ہوے، انہوں نے علامہ محمد اسد کی زندگی اور کلام سے...... فلسطینیوں کے حقوق کے لیے بلند ہوتی ہوئی آواز پر بصیرت افروز گفتگو کی۔

اس نشست میں ڈاکٹر حارث مبین اور محترم عبد الودود خان نے بھی (انگریزی میں) اپنے مقالات پیش کیے۔

آخر میں جناب مجیب الرحمان شامی نے ...... بڑی مدلل گفتگو فرمائی، انہوں نے کہا کہ وہ اس سیمینار کے موضوع اور یہاں پیش کیے گئے مقالات سے بے حد متاثر ہوئے ہیں، انہوں نے کہا، کہ امت مسلمہ کے لیے یہ بڑا نازک دور ہے، ایک طرف دشمن طاقتیں منظم ہو رہی ہیں اور دوسری طرف مسلمان واقعی طور پر انتشار کا شکار ہیں...... انہوں نے زور دے کر کہا کہ جہاد کے نام پر، جو دہشت گردی ہو رہی ہے اور بے گناہوں کو خاک اور خون میں نہلایا جا رہا ہے، کوئی مذہب اور کوئی اخلاق اس کی اجازت نہیں دیتا، انہوں نے کہا کہ عالم اسلام کو متحد ہو کر...... مسئلہ فلسطین اور مسئلہ کشمیر کو حل کرنا چاہیے۔

ان کا موقف تھا کہ محض تقریروں یا محض نعروں سے کوئی مسئلہ حل نہیں کرتا ...... مسائل کو حل کرنے کے لیے قوموں کو قربانیاں دینا پڑتی ہیں...... اور اس کے لیے طویل اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت پڑتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ فلسطینی بڑی بے جگری سے لڑ رہے ہیں، لیکن ضرورت اس بات کی ہے، کہ اسلامی ممالک اس مسئلے کے حل کے لیے کوئی متفقہ لائحہ عمل اختیار کریں۔

تیسری نشست: رات کو سائمن ٹاور نامی ہوٹل کے ہال میں منعقد ہوگئی جس کی صدارت ڈاکٹر مظہر معین نے فرمائی...... اور ڈاکٹر محمود الحسن عارف (صدر شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ) ڈاکٹر خالق داد ملک (صدر شعبہ عربی اوری اینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی لاہور) ڈاکٹر علی اصغر چشتی (شعبہ علوم اسلامی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ملتان) مہمانان خصوصی تھے۔ اس نشست میں حافظ محمد زاہد (استاد گورنمنٹ ایف سی کالج ٹاؤن شپ لاہور) نے ...... فلسطین اور مزاحمتی ادب کا آغاز وارتقاء، ڈاکٹر احمد علی ...... (شعبہ عربی، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور) الطاف حسین لنگڑیال (شعبہ علوم اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور) فلسطین کا مزاحمتی ادب پاکستانی شعرا کے کلام میں...... ڈاکٹر عبد الماجد ندیم (استاد شعبہ عربی، اوری اینٹیل کالج پنجاب یونیورسٹی، لاہور) اور سمیع اللہ فراز (معروف اسلامی سکالر، پی ایچ ڈی سٹوڈنٹ پنجاب یونیورسٹی) نے اپنے اپنے مقالات پیش کیے...... اور آخر میں صدر مجلس نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس نشست میں میزبانی کے

فرائض ڈاکٹر محمد ارشد نے انجام دیئے۔

مؤرخہ ۹ ...... اپریل ۲۰۰۹ء کو ...... دوسرا دن ...... اور چوتھی نشست ...... سینٹ ہال پنجاب یونیورسٹی میں منعقد ہوئی...... صبح سویرے ہی ...... طالب علموں اور سامعین کی خاصی تعداد ہال میں جمع ہوگئی تھی...... اس نشست کے صدر محترم اوریا مقبول جان (سابق سیکرٹری اطلاعات ونشریات حکومت پنجاب) تھے، اور مہمان خصوصی ڈاکٹر محمود اختر (ڈین کلیہ علوم اسلامیہ، ڈائریکٹر شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور) تھے اور مہمان اعزاز ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم المصری تھے...... اس نشست کا موضوع کشمیر کا مزاحمتی ادب تھا۔

اس نشست میں جن لوگوں نے مقالات پیش کیے ان میں محترم ڈاکٹر حامد اشرف ہمدانی (شعبہ عربی اورینٹیل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ڈاکٹر ساجدہ بٹ (فیصل آباد)؛ ڈاکٹر راحیلہ خالد قریشی (استاد شعبہ عربی، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور) ڈاکٹر عبد القدوس صہیب (ڈائریکٹر، ریسرچ سنٹر، شیخ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان) شامل تھے، جبکہ ڈاکٹر علی اصغر چشتی، نے ...... کشمیری مزاحمتی ادب پر اپنی نظم پیش کی ......آخر میں محترم اوریا مقبول جان نے خطاب کیا ...... اس نشست میں میزبانی کے فرائض ڈاکٹر محمود الحسن عارف نے انجام دیئے۔

پانچویں اور آخری نشست دن کے ساڑھے بارہ بجے ...... شروع ہوئی، اس میں ڈاکٹر محمد سجاد تترالوی، محترمہ حفصہ نسرین اور محترمہ خالدہ جمیل صاحبہ اور جاوید مجید نے مقالات پیش کیے......آخر میں ڈاکٹر حافظ عبد القدیر نے مسئلہ فلسطین پر اور ڈاکٹر قاری محمد طاہر نے ...... مسئلہ کشمیر کے حوالے سے قراردادیں اور تجاویز پیش کیں، جنہیں حاضرین نے منظور کیا۔

آخر میں حافظ مولانا فضل الرحیم نے ...... صدارتی خطبہ ارشاد کیا ...... جبکہ ڈاکٹر محمود الحسن عارف نے پنجاب یونیورسٹی انتظامیہ اور تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

اس نشست کی نقابت کے فرائض ڈاکٹر خالق داد ملک نے ادا کیے۔

....